رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاۗءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ ”
سہ ماہی	۶ ”
ماہوار	۲ ½ ”

قیمت فی پرچہ
ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۱۱ احسان ۱۳۲۷ ہش | ۲ شعبان ۱۳۶۷ ہجری | ۱۱ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۳۱

شیخ عبداللہ کی حکومت پر غبن کا الزام

انڈین یونین کی طرف سے تحقیقات کرنیکا فیصلہ

تراڑکھل ۱۰ جون۔ آزاد کشمیر ریڈیو نے بتایا ہے کہ حکومت ہند نے شیخ عبداللہ کی حکومت کو جو قرضے دئے ہیں۔ ان کے متعلق یہ شبہ کیا جا رہا ہے کہ شیخ عبداللہ کی حکومت انہیں خرد برد کر رہی ہے۔ چنانچہ انڈین یونین نے ایک خاص آڈیٹر مقرر کیا ہے۔ جو سرینگر جا کر حکومت کے حسابات کی جانچ پڑتال کریگا۔ ریاستی محکمہ کے سیکرٹری مسٹر مینن بھی اس سلسلے میں سرینگر جا رہے ہیں *

عربوں اور یہودیوں نے عارضی صلح کی تجویز منظور کرلی

روس کا مطالبہ —— ہمارا نمائندہ بھی فلسطین بھیجا جائے

بیت المقدس ۱۰ جون۔ اتحادی اقوام کے مقرر کردہ ثالث کی تجویز عربوں اور یہودیوں نے مان لی ہے کہ ۱۱ جون کو عارضی طور پر فلسطین میں جنگ بند کر دی جائے۔ چنانچہ شرق اردن کے والی شاہ عبداللہ نے اپنی فوج کو لڑائی بند کر دینے کا حکم بھی دے دیا ہے۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق اتحادی اقوام کے مبصر حالات کا جائزہ لینے کے لئے فلسطین پہنچ رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ روس نے سلامتی کونسل سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اس کے نمائندہ کو بھی مبصرین میں شامل کر کے فلسطین بھیجا جائے۔ ورنہ وہ فلسطین کے متعلق کوئی تجویز منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔

زیڈ اے لہری نے اس فیصلے کے خلاف پنڈت جواہر لال نہرو اور مولانا ابوالکلام آزاد وزیر تعلیم ہند سے سخت احتجاج کیا ہے *

۴۴ پانچ لاکھ گانٹھیں۔ ایک لاکھ ۷۵ ہزار ٹن اناج۔ ساڑھے ۶ لاکھ ٹن روئی۔ دو لاکھ من لاہوری نمک اور دس ہزار ٹن گھی کھالیں حاصل کرے گا۔

سلامتی کونسل کی طرف سے پنڈت نہرو کے مکتوب کا متوقع جواب

لیک سیکسس ۱۰ جون۔ سلامتی کونسل کے شامی صدر فارس بے الخوری آج پنڈت جواہر لال نہرو کے خط کا جواب تیار کریں گے۔ اس خط کا مضمون اس بیان کے مطابق ہوگا۔ جو آپ نے کل کونسل میں دیا تھا۔ خط جو کل بھیجا جائے گا۔ اس میں اس امر کی تصریح کی جائے گی۔ کہ کمیشن کا اصل کام جموں و کشمیر کے مسئلہ کو طے کرانا ہوگا۔ اگر کمیشن مناسب سمجھے گا۔ تو وہ پاکستان کے اٹھائے ہوئے تین دیگر سوالوں کے متعلق بھی معلومات جمع کریگا۔ اس خط میں یہ بھی واضح کیا جائے گا۔ کہ حفاظتی کونسل نے جونا گڑھ۔ نسل کشی اور معاہدات کی تکمیل کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کوئی معین طریق کار وضع نہیں کیا ہے۔ کمیشن کا کام صرف مواد اکٹھا کرنا ہوگا۔ اس عرصہ کے دوران میں کمیشن کا مزید عملہ بھی جنیوا پہنچ جائیگا۔ کمیشن سیکرٹریٹ کے ممبر عنقریب بذریعہ ہوائی جہاز جنیوا پہنچ رہے ہیں۔ کمیشن کا کولمبین ممبر بیمار ہے اور سفر کے متعلق طبی ہدایات کا منتظر ہے۔ یو۔ این۔ او کے اعلیٰ افسران توقع کرتے ہیں کہ اگرچہ ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں نے کمیشن کے کام کے متعلق مایوس کن رویہ کا مظاہرہ کیا ہے۔ پھر بھی غلط فہمیوں کے دور ہو جانے کا بہت امکان ہے۔ وہ اس سلسلے میں بھی پر امید ہیں کہ انڈونیشیا کے متعلق سلامتی کونسل نے جو کمیشن بھیجا تھا۔

پاکستان کا آئندہ نظام تعلیم

وزیر تعلیم کی تصریحات

کراچی ۱۰ جون۔ پاکستان کے تعلیمی مشاورتی بورڈ کا اجلاس آج ختم ہو گیا۔ مسٹر فضل الرحمٰن وزیر تعلیم پاکستان نے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان کے صوبوں اور ریاستوں کے محکمہ تعلیم سے تعلق رکھنے والے افسروں نے تعلیمی اصلاحات کے سلسلے میں قابل تعریف کوشش کی ہے۔ یہ بورڈ اس لئے بنایا گیا ہے تاکہ صوبے اور ریاستیں ملک کے سرکردہ ماہرین تعلیم کے تجربوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔ آپ نے کہا۔ امید ہے۔ کہ جب ہم تعلیمی کانفرنس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ تو اس سے تعلیم کے سلسلے میں پرانی خرابیاں دور ہو جائیں گی۔ اور اساتذہ کی قابلیت میں اضافہ ہو جائے گا۔ بورڈ نے تعلیم کے سب مراحل کے لئے مناسب ذریعہ تعلیم تلاش کرنے کی کوشش کی ہے اور مادری زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ آئندہ پاکستان میں انگریزی زبان کو کیا حیثیت حاصل ہو۔ یہ ایک اہم سوال ہے۔ ہمارے ماہرین تعلیم کو احتیاط کے ساتھ اس کا فیصلہ کرنا چاہیئے آپ نے کہا۔ تعلیم کے پیچیدہ مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ تعلیم بالغان کا مسئلہ ہے۔ سردست اسے ایک سب کمیٹی کو سونپ دیا گیا ہے۔

یوپی سے اردو کا اخراج!

لکھنؤ ۱۰ جون۔ حکومت یوپی نے اپنے مدارس کی ابتدائی پانچ جماعتوں میں سے اردو کو خارج کر دینے اور ہندی کو لازمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے یوپی اسمبلی کے حزب مخالف کے لیڈر مسٹر

پاکستان اور ہندوستان کے تجارتی معاہدہ کی تفصیلات

کراچی ۱۰ جون۔ پاکستان اور انڈین یونین کے نمائندوں نے ۲۶ مئی کو جو تجارتی معاہدہ کیا تھا۔ دونوں حکومتوں نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ اس معاہدے کے مطابق ہندوستان ہر سال کپڑے اور سوت کی ۴ لاکھ گانٹھیں۔ ایک لاکھ ۸۳ ہزار ٹن کوئلہ ۶ ہزار ٹن کاغذ اور بعض دیگر چیزیں پاکستان کو دیگا۔ اور اسکے بدلے میں پاکستان سے خام پٹ سن کی ۴۴

مسئلہ فلسطین کے متعلق ایک صلح کانفرنس منعقد کیجائیگی!

قاہرہ ۱۰ جون۔ اتحادی اقوام کے مقرر کردہ ثالث کونٹ برناڈوٹ نے ایک بیان میں کہا۔ عربوں اور یہودیوں کے درمیان عارضی صلح سرزمین فلسطین میں امن قائم کرنے کی طرف پہلا قدم ہوگا۔ میں فریقین کے درمیان مستقل طور پر صلح کرانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔ اس سلسلے میں عربوں اور یہودیوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک صلح کانفرنس منعقد کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ تاکہ کوئی ایسی مفاہمت کے امکانات پر غور کیا جا سکے جو عربوں اور یہودیوں دونوں کے لئے قابل قبول ہو۔

ص ۴ وہ شروع شروع میں نہایت ہی مایوس کن حالات میں روانہ ہوا تھا۔ لیکن اس کے باوجود انڈونیشیا میں صلح صفائی کرانے میں اسے کافی کامیابی نصیب ہوئی۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلوڈ

روزنامہ الفضل
۱۱ جون ۱۹۴۸ء

حیدرآباد اور انڈین یونین

انڈین یونین اور حیدرآباد میں مذاکرات پھر ایک بار ناکام ہو گئے ہیں۔ جب سے انڈین یونین اور ریاست مذکور میں معاہدہ سکوت ہوا ہے۔ اس وقت سے آج تک کئی بار بات بن بن کر رہ گئی ہے۔ انڈین یونین اس بات پر تلی ہوئی ہے۔ کہ حیدرآباد کو بھی بالجبر اسی طرح تباہ کر کے رکھ دیا جائے۔ جس طرح اس نے دوسری ریاستوں کے ساتھ حشر کیا ہے۔ اور جو مذاکرات ہوتے ہیں۔ وہ اسی طرح ہوتے ہیں۔ جس طرح بلی چوہے کو پکڑ پکڑ کر چھوڑ دیتی ہے۔ اور چھوڑ چھوڑ کر پکڑتی ہے۔

جب دونوں حکومتوں کے درمیان معاہدہ سکوت ہوا تھا۔ تو بعض حلقوں میں اطمینان کی سانس لی گئی تھی۔ کہ یہ بلا کم از کم ایک سال کے لئے ٹل گئی ہے۔ لیکن ادھر انڈین یونین نے یہ معاہدہ طے کیا تھا۔ اور ادھر کانگرس کو گویا اشارہ کر دیا۔ کہ وہ حیدرآباد کے ساتھ چھیڑ چھاڑ جاری رکھے۔ بلکہ صاف کہہ دیا گیا۔ کہ حکومت انڈین یونین کانگرس کو شورش انگیزیوں سے نہیں روکیگی۔ ظاہر ہے کہ حکومت کی یہ روش معاہدہ سکوت کی بیّن خلاف ورزی تھی۔ جو معاہدہ کی تکمیل کے ساتھ ایک ہی لمحہ میں کی گئی تھی۔ چنانچہ اس لمحہ سے نہ صرف کانگرسیوں نے حیدرآباد سے چھیڑ چھاڑ شروع کر رکھی ہے۔ بلکہ خود انڈین حکومت بھی بالواسطہ اور بلاواسطہ اس کو ہوا دیتی رہی ہے۔ کانگرس کو یہ اجازت اس لئے دی گئی تھی کہ وہ جلد از جلد ایسے مواقع پیدا کرے۔ کہ حکومت ہند حیدرآباد سے کسی بہانے سے بازپرس کر سکے۔ اور اس پر الزام لگا سکے۔ کہ اس نے معاہدہ کی پابندی نہیں کی۔

کانگرس نے سرحدوں پر ایسی صورت حال پیدا کر دی۔ کہ ریاست کو انتظام کے لئے بعض معاملات کا نوٹس لینا پڑا۔ حکومت ہند تو اسی تاڑ میں تھی کہ کب ریاست کسمسائے اور کب وہ اسے ماخوذ کرے۔ ابھی معاہدہ سکوت پر چند ماہ بھی نہیں گزرے تھے۔ کہ انڈین یونین نے ریاست پر معاہدہ کی خلاف ورزی کے الزام لگانے شروع کر دیئے۔ یہ سب کچھ پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی تدبیر کے مطابق عمل میں لایا گیا۔ بات یہ ہے کہ معاہدہ سکوت کے مطابق ایک سال تک ہند یونین کے لئے خاموش بیٹھنا سوہان روح تھا۔ معاہدہ سکوت کرتے وقت اس کی ہرگز نیت نہیں تھی۔ کہ وہ اس کی پابندی کرے گی۔ جیسا کہ اپنی طاقت پر زعم رکھنے والی حکومتوں کا قاعدہ ہے۔ اور آجکل کی سیاست کا جوانداز ہے۔ کہ کام اپنا بنے اور الزام دوسرے پر آئے۔ ہند یونین بھی انگریز سے سیکھی ہوئی چالبازیاں استعمال کر رہی ہے کبھی مذاکرات شروع کر دیتی ہے۔ اور کبھی خود ہی کوئی میخ نکال کر بند کر دیتی ہے۔ اس سے غرض یہ ہے۔ کہ ہر بار حیدرآباد کچھ نہ کچھ اپنی پوزیشن سے سرکتا رہے گا۔ تا آنکہ ہند یونین اپنے تمام وکمال مطالبات منوانے میں کامیاب ہو جائیگی۔

ہند یونین کا پہلے خیال تھا کہ حیدرآباد ریاست کے اندر بدنظمی پیدا کرنے میں آسانی سے کامیاب ہو جائے گی۔ اس لئے اس نے کانگرس کو جدوجہد جاری رکھنے کی اجازت دی تھی۔ لیکن مجلس اتحاد المسلمین اور نظام کی وفادار ہندو رعایا نے کانگرس کی ریشہ دوانیوں کا شیرازہ پریشان ہی رکھا۔ اور اسکو کوئی ٹھوس صورت اختیار نہ کرنے دی۔ اس کا احساس ہند یونین کو پورا پورا ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اب اس نے ریاست میں شورش برپا کرانے کا ایک نیا طریقہ نکالا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حملہ آوروں کے تعاقب کے بہانے اپنے دستے ریاست میں بھیجتا رہے۔ جو ریاست میں داخل ہو کر بدنظمی پیدا کریں۔

کم سے کم عقل رکھنے والا انسان بھی یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ کہ ریاست کے لوگ خواہ مخواہ انڈین یونین کے علاقہ پر چھاپے مار سکتے ہیں۔ یہ تو وہی بات ہے۔ جیسا کہ آ بھینس مجھے مار کیا کبھی ریاست کے وفادار شہری ایسی حرکات کے مرتکب ہو سکتے ہیں جن سے دونوں حکومتوں کے تعلقات کے تلخ ہونے کا امکان ہو۔ ایک ریاست جو چاروں طرف سے ایک ایسی حکومت کے علاقہ سے گھری ہوئی ہو جو ذرا ذرا سے بہانے سے اس کو ہضم کرنا چاہتی ہے اور جس کی فوجی طاقت ریاست سے کئی گنا زیادہ ہے ایسی بات کسطرح کر سکتی ہے جس سے اس حکومت کو دخل اندازی کے لئے بہانے ہاتھ آئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سرحدی واقعات محض خیالی ہیں۔ اور ان کو اس لئے معرض وجود میں لایا گیا ہے۔ کہ "خوئے بدرا بہانہ بسیار" قسم کے مواقع پیدا کئے جائیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس طرز عمل سے یہ غرض ہے۔ کہ اس بہانے سے ریاست کے اندر جا کر شورش بپا کی جائے اور بعد میں اس پر بدنظمی کا الزام لگا کر فوجی دخل اندازی کر دی جائے۔ چونکہ انڈین یونین کے پاس کوئی قانونی یا اخلاقی وجہ ریاست کو مجبور کر کے اپنے ساتھ الحاق کرانے کی نہیں ہے۔ اس لئے وہ یہ ناجائز طریقے استعمال کر رہی ہے۔

قادیان

اے مقدس سرزمیں اے قادیاں — اے زمینِ محترم دارالاماں
اے پیارے ہم غریبوں کے وطن — اے ہماری جان کی روحِ رواں
اے کہ ہستی تھی تری گمنام تر — جانتا کوئی نہ تھا نام و نشاں
کونسا وہ لعل پیدا کر دیا — ہو گئی جس سے تو مقبول جہاں
بن گئے رستے ترے فجِ عمیق — عشق میں پھنس کر گیا سارا جہاں
یہ شرف تجھ کو ملا اس ذات سے — جس کو کہتے ہیں مسیحائے زماں
عیسیٰ ثانی لقب جس کا ہوا — ہو گئی اس کے سبب تیری عزوشاں
ثانی بعثت بنی جس کے طفیل — ہے غلامِ احمدِ آخر زماں
وہ جو مسجود ملائک تھا بشر — حمد اس کی کرتے ہیں کرّو بیاں
ہاں اگر موجود ہوتا ہم میں آج — وہ ہمارا شہریارِ دو جہاں
کرتے ہم فریاد اس کے سامنے — کیوں نہیں ملتی مسلماں کو اماں
چھوڑنے پر ہو گئے مجبور ہم — اس کی اک اک چیز تھی آرام جاں
ہم جدائی سے بہت رنجور ہیں — کب ہمیں واپس ملے گا قادیاں؟
اس کے ملنے کے لئے مضطر ہیں ہم — کب نظر آئے گا سنگ آستاں؟
انتہائے بیقراری سے مری — پہنچے نعرے از زمیں تا آسماں
کیوں نہیں سنتے نہ دیتے ہو جواب — اے مرے پیارے مسیحا ہو کہاں
سن کے فرمایا کہ مت ہو بیقرار — بعد میرے ہے پسر میرا وہاں
جا کے حاضر ہو اسی دربار میں
ہے وہ اب اسرارِ دیں کا رازداں

ظفر

احباب جماعت احمدیہ

کی خدمت میں پھر ایک بار درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے مجاہد بھائی مولوی غلام رسول صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے اور مولوی محمد شریف صاحب شیخ نور احمد صاحب منیر اور مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مجاہدین بلاد عربیہ اور ان علاقوں کی جماعتوں کے واسطے خیر و عافیت کی دعا فرمائیں آجکل شدید خطرات کے دن ہیں۔ وکیل التبشیر

خوف و ہراس کی کیفیت قومی اخلاق کیلئے تباہ کُن ہے

مگر خطرہ کے وقت خطرہ کا احساس بھی قومی مضبوطی کیلئے ضروری ہے

۱۵ ؍ جون والے مزعومہ خطرہ کے متعلق ایک مختصر نوٹ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور

مغربی پنجاب کے بعض حصوں سے یہ اطلاع آرہی ہے۔ کہ بعض لوگوں کے دلوں میں یہ خوف وہراس پیدا ہو رہا ہے۔ کہ شائد ۱۵ جون کے بعد پھر فسادات کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ اور لوگوں کو اسی قسم کے خونی نظاروں کا سامنا کرنا پڑے۔ جو گزشتہ فسادات میں دیکھنے میں آئے تھے۔ اس خوف وہراس کی مختلف وجوہات ہیں۔ مثلاً یہ کہ جون میں لارڈ مونٹ بیٹن گورنر جنرل انڈیا واپس چلے جائینگے۔ اور ان کی جگہ ایک ہندوستانی جنٹلمین گورنر جنرل مقرر ہونگے۔ یا یہ کہ اب وہ وقت آرہا ہے۔ کہ جب ہندوستان اور پاکستان دونوں اس بات کے لئے آزاد ہونگے۔ کہ برٹش ایمپائر کے ساتھ اپنا تعلق قطع کرکے کامل خود مختاری کا اعلان کر دیں۔ یا یہ کہ کہیں کشمیر کی جنگ کی وجہ سے پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کوئی مزید پیچیدگی پیدا ہو کر فسادات کا موجب نہ بن جائے۔ وغیرہ وغیرہ

اس قسم کے خیالات نے مغربی پنجاب اور مشرقی پنجاب دونوں میں بعض لوگوں کے دلوں میں توہمات اور خوف وہراس کی کیفیت پیدا کر رکھی ہے۔ بلکہ اخبار سٹیٹسمین میں تو یہاں تک خبر تھی۔ کہ اس قسم کا خوف وہراس (جسے انگریزی میں Panic کہتے ہیں) مشرقی پنجاب سے گزر کر دہلی تک بھی پہونچ چکا ہے۔ سو یہ ایک عام قسم کی وبا ہے۔ جو دونوں حکومتوں میں یکساں سرایت کئے ہوئے ہے۔ بلکہ سنا ہے کہ بعض لوگوں نے اپنا کاروبار چھوڑ کر عارضی طور پر سرحدی ضلعوں سے نقل مکانی بھی شروع کر دی ہے۔ یہ ایک خطرناک حالت ہے۔ جس کا فوری طور پر انسداد ہونا چاہیئے۔ یہ درست ہے کہ گزشتہ فسادات نے لوگوں کے اعصاب پر بھاری اثر ڈالا ہے۔ اور وہ خطرہ کی ذرا سی خبر سے گھبرا کر سراسیمہ ہونے لگتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اعصابی اضطراب خطرہ کو کم نہیں کرتا۔ بلکہ بڑھاتا ہے۔ اور قومی اخلاق اور قومی روح کی بنیاد کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس قسم کے حالات میں امکانی طور پر دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو یہ کہ کوئی حقیقی خطرہ موجود نہ ہو۔ اور محض وہم کے نتیجہ میں خطرہ کا تصور پیدا کر لیا جائے۔ اور دوسرے یہ کہ واقعی خطرہ موجود ہو۔ یا اس کے وجود میں آنے کا قوی امکان ہو۔ اب ظاہر ہے کہ ان دونوں صورتوں میں خوف وہراس کی کیفیت قومی اخلاق کی بلندی اور قومی روح کی مضبوطی کے لئے تباہ کن ہے۔ اگر تو خطرہ کوئی نہیں۔ تو کسی موہوم بناء پر خطرہ کا تصور پیدا کر لینا توہم پرستی کے سوا کچھ نہیں۔ جس کے نتیجہ میں انسان کا دل اسی طرح کانپنا شروع ہو جاتا ہے۔ جس طرح کہ اندھیرے میں بعض لوگوں کا دل فرضی خطروں کے تصور سے کانپا کرتا ہے۔ اور جب وہم کا دروازہ ایک دفعہ کھل جائے تو پھر اس کے بند ہونے کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ اور ایک پتے کے کھڑکنے پر بھی دل دھڑکنے شروع ہو جاتے ہیں۔ کہ معلوم نہیں کیا مصیبت آنے والی ہے۔ اور اس طرح انسان کا عصبی نظام آہستہ آہستہ کمزور ہو کر مستقل مزاجی اور وقار اور شجاعت کے اوصاف کھو بیٹھتا ہے۔

اس کے مقابل پر اگر واقعی کوئی خطرہ موجود ہو۔ تو پھر بھی خوف وہراس کی کیفیت مہلک اور تباہ کن ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ خوف وہراس کی وجہ سے گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور گھبراہٹ کی وجہ سے انسان خطرہ کے مقابلہ کی تیاری کی طرف سے عملاً غافل ہو جاتا ہے۔ اور اکثر صورتوں میں دل چھوڑ کر گویا اپنی اٹل تقدیر کے انتظار میں گھلنا شروع ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ظاہر ہے اگر واقعی کوئی خطرہ ہو۔ تو اس کا فطری اور صحیح ردّ عمل یہ ہونا چاہیئے۔ کہ انسان اس خطرہ کے مقابلہ کے لئے تیاری کرے۔ تاکہ قبل اس کے کہ خطرہ کا موقعہ عملاً پیش آئے۔ وہ اپنی طاقت اور اپنے ذرائع کے مطابق اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہو چکا ہو۔

پس جس جہت سے بھی دیکھا جائے موجودہ خوف وہراس کی حالت جو ملک کے بعض حصوں میں پائی جاتی ہے۔ کسی طرح جائز نہیں سمجھی جاسکتی بلکہ یہ ایک ایسا کلہاڑا ہے۔ جو خود اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں پر چلایا جاتا ہے۔ خوب غور کرو کہ اگر خطرہ کوئی نہیں تو موجودہ خوف وہراس محض وہم ہے۔ اور وہم پرستی سے بڑھ کر قومی اخلاق کو بگاڑنے والی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اور اگر خطرہ حقیقی ہے تو ظاہر ہے کہ گھبرانے اور سراسیمہ ہونے کی بجائے لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اس خطرہ کے مقابلہ کے لئے جہاں تک ممکن ہو تیاری کریں۔ اور خطرہ کا وقت آنے سے پہلے اپنے آپ کو منظم اور مضبوط کر لیں۔

اب رہا یہ سوال کہ کوئی حقیقی خطرہ موجود ہے یا نہیں سو جہاں تک لارڈ مونٹ بیٹن کے جانے یا رہنے کا سوال ہے۔ یہ ایک بالکل بے اثر سی بات ہے۔ ہندوستان اب آزاد ہو چکا ہے۔ اور لارڈ مونٹ بیٹن اب ہندوستانی حکومت کے ماتحت ایک آئینی گورنر جنرل ہیں۔ پس خواہ وہ رہیں یا جائیں ہندوستان میں حکومت ہندوستانیوں کی ہے۔ اور لارڈ مونٹ بیٹن کو کسی فتنہ کے دبانے یا اٹھانے میں ہرگز اتنا دخل حاصل نہیں۔ کہ ان کے ہندوستان سے چلے جانے کو گھبراہٹ کی بنیاد بنایا جائے۔ بلکہ حق یہ ہے۔ کہ جو ہندو جنٹلمین مسٹر راجا گوپال اچاریہ لارڈ مونٹ بیٹن کی جگہ گورنر جنرل کا چارج لینے والے ہیں۔ ان کے متعلق اس بات کی زیادہ توقع ہے۔ کہ وہ بین الاقوام اور بین الدّول تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے زیادہ کوشش کر سکیں گے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کے تقرر پر خود قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح نے اپنے مبارکباد کے پیغام میں ان کے متعلق بہت اچھی توقعات کا اظہار کیا تھا:

دوسری امکانی وجہ یہ سمجھی جاسکتی ہے۔ کہ اب وہ وقت آرہا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان برٹش ایمپائر کے تعلق سے آزاد ہونے کا اختیار استعمال کر سکیں۔ اور یہ کہ اگر یہ اختیار استعمال کیا گیا۔ تو جنگ کا خطرہ پیدا ہو جائیگا۔ اوّل تو جہاں تک حقیقی آزادی کا تعلق ہے۔ برٹش ایمپائر کا ایک جزو ہونا یا نہ ہونا کوئی اثر نہیں رکھتا۔ ایک ڈومینین بھی عملاً اسی طرح آزاد ہے۔ جس طرح ایک ایسا ملک جو برٹش ایمپائر سے ڈومینین ہونے کا تعلق نہیں رکھتا۔ اور اگر ہندوستان اور پاکستان ایک دوسرے کے ساتھ لڑنا چاہیں۔ تو وہ ڈومینین ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے دست بگریبان ہو سکتے ہیں۔ اور برٹش حکومت کو اس معاملہ میں ایک رسمی سی "ہوں ہاں" کرنے کے سوا کوئی طاقت حاصل نہیں۔ پس لڑائی کو ڈومینین ہونے یا نہ ہونے کے ساتھ کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ علاوہ ازیں یہ ایک حقیقت ہے۔ اور اکثر مبصرین کا یہی خیال ہے۔ کہ خواہ موُنہہ سے کچھ کہا جائے۔ لیکن غالباً ابھی کچھ عرصہ تک اور شائد ایک لمبے عرصہ تک ہندوستان اور پاکستان دونوں برٹش ایمپائر کا حصہ رہنے کو ترجیح دینگے۔ کیونکہ اس تعلق کو کاٹنے کا کوئی خاص فائدہ نہیں۔ اور تعلق کو قائم رکھنے کا کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہے۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ جب ہر حکومت کو اختیار ہے۔ کہ جب چاہے اس تعلق کو کاٹ دے۔ تو بلا وجہ اس کے لئے جلدی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھی جاسکتی۔

تیسرا سوال کشمیر کا ہے۔ یہ سوال بیشک اہم اور قابل فکر ہے۔ پاکستان کے مسلمان سمجھتے ہیں۔ کہ کشمیر اپنی آبادی کی اکثریت اور اپنی جغرافیائی پوزیشن کے لحاظ سے پاکستان کا حصہ بننے کا حق رکھتا ہے۔ اور ہر پاکستانی مسلمان کو اس کے ساتھ طبعاً اور فطرتاً ہمدردی ہے۔ اور وہ اس بات کو کسی صورت میں پسند نہیں کرتا۔ کہ پاکستان کے ساتھ ملنے کی بجائے کشمیر کی ریاست ہندوستان کے ساتھ مل جائے۔ اور وہ اس بات کا بھی یقین رکھتا ہے۔ کہ

کم سے کم ہر بالغ فرد کو اس بات کا عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ جلد سے جلد وصیت کر دے۔

(نظارت بیت المال)

کشمیر کے مسلمان طبعاً اور اپنے سابقہ تجربہ کے نتیجہ میں پاکستان کے ساتھ ملنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس کے بالمقابل ہندوستان کشمیر کی ہندو حکومت کی وجہ سے کشمیر کو اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے۔ مگر زیادہ تر اس وجہ سے اس ملاپ کا خواہاں ہے۔ کہ یہی وہ سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ جس سے وہ پاکستان کو کمزور کر کے اُس کی ہستی کو خطرہ میں ڈال سکتا ہے اور گو لڑائی آزاد کشمیر اور ہندوستان کے درمیان ہے۔ مگر اس میں شبہ نہیں۔ کہ اگر یہ جنگ زیادہ پھیلے تو پاکستان کی حدود پر اس کا براہِ راست اثر پڑتا ہے۔ اور اس قسم کے موقعوں پر جب کہ سرحدوں پر چھیڑ چھاڑ شروع ہو جائے۔ تو آگ بھڑک اُٹھنے کا امکان ضرور ہو جاتا ہے۔ لیکن چونکہ اس وقت بظاہر دونوں حکومتیں ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کرنے کو تیار نہیں۔ اور حتی الوسع امن کے ساتھ رہنا چاہتی ہیں۔ اس لئے گمان غالب یہی ہے۔ کہ اگر سرحدوں پر کوئی چھیڑ چھاڑ شروع بھی ہوئی۔ تو دونوں حکومتیں اسے روکنے اور محدود رکھنے کی کوشش کریں گی

خلاصہ کلام یہ کہ اگر اس وقت کسی حد تک خطرہ ہے بھی تو اس کی روک تھام کا سامان بھی ایک حد تک موجود ہے لہذا گھبرانے اور سراسیمہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن اصولاً اس میں شبہ نہیں کہ ہر آزاد ملک کو اپنی خود حفاظتی کا پختہ سامان مہیا رکھنا چاہیئے۔ مگر یہ خیال کرنا کہ یہ سامان مہیا کرنا صرف حکومت کا کام ہے ہرگز درست نہیں۔ اصل چیز پبلک ذہنیت ہے۔ اور اس کی درستی اور تنظیم زیادہ تر خود پبلک کے ہاتھ میں ہے۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ گھبرانے کی بجائے اپنے دلوں کو مضبوط کریں۔ اور ایک وسیع پبلک تنظیم کے ذریعہ ہر قسم کے امکانی خطرہ کے لئے تیار رہیں۔ ایسی تیاری خصوصاً سرحدی اضلاع میں زیادہ ضروری ہے۔ اور مغربی پنجاب کے اضلاع میں سے راولپنڈی جہلم گجرات سیالکوٹ۔ لاہور اور منٹگمری سرحدی اضلاع ہیں ان تمام ضلعوں کی پبلک کو ایک وسیع اور پختہ تنظیم کے ذریعہ مضبوط بنانے کی ضرورت ہے اس لئے نہیں کہ اس وقت ان کے لئے کوئی خطرہ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ ان کے لئے اصولاً ہر وقت خطرہ ہو سکتا ہے۔ ہمارے پاک قرآن نے بھی جو ایک مکمل ہدایت نامہ ہے۔ سرحدوں کی مضبوطی کے لئے تاکیدی ہدایت دی ہے

چنانچہ فرماتا ہے:۔

یا ایھا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ (آل عمران رکوع ۲۰)

یعنی اے مسلمانو تم اپنے سب کاموں میں صبر و استقلال کو اپنا شعار بناؤ۔ اور نہ صرف خود صبر و استقلال پر قائم رہو۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی صبر و استقلال کی تعلیم دو تا کہ نہ صرف تم خود منظم ہو۔ بلکہ اپنے ماحول کو بھی منظم کر لو) اور دیکھو اپنی سرحدوں کو خوب مضبوط رکھو۔ مگر ان ظاہری سامانوں کے باوجود نہیں چاہیئے۔ کہ اپنی حقیقی ڈھال صرف خدا کو بناؤ تا کہ تم اپنے مقاصد میں کامیاب و بامراد ہو سکو۔"

بالآخر یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ خطرہ کا احساس خود اپنی ذات میں بُرا نہیں۔ بلکہ قومی بیداری اور ترقی کے لئے ضروری ہے۔ بُری بات یہ ہے۔ کہ اس احساس کی وجہ سے گھبراہٹ یا خوف و ہراس کی کیفیت پیدا ہو۔ ورنہ خود احساس تو دراصل ایک بھاری معنوی قوت ہے جس کے ذریعے قوموں کو بیدار) اور منظم کیا جا سکتا ہے۔ جس قوم کو اپنے ارد گرد کے امکانی خطرات کا احساس نہیں۔ وہ قوم مُردہ ہے۔ اسی طرح وہ قوم بھی مردہ ہے جسے امکانی خطرات کا احساس تو ہے۔ مگر اس احساس کے نتیجہ میں وہ خوف و ہراس میں مبتلا ہو کر سراسیمہ ہونے لگتی ہے۔ یہ دونوں حالتیں یقیناً موت کی حالتیں ہیں۔ اور زندگی کی حالت یہ ہے۔ کہ احساس ہو۔ مگر احساس کا نتیجہ بیداری اور تنظیم اور تیاری کی صورت میں ظاہر ہو۔ پس میں پاکستان کے مسلمانوں سے عرض کروں گا کہ جس جس جگہ بھی اس خوف و ہراس کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ وہ اس کیفیت کا پورے زور کے ساتھ مقابلہ کیا مگر اس مقابلہ کے نتیجہ میں لوگوں کو تھپک کر سُلا نہ دیں بلکہ اگر اس احساس نے سوتے ہوؤں کو جگا دیا ہے۔ تو وہ جاگتے ہوؤں کو زیادہ چوکس و ہوشیار کر کے منظم اور تیار کر دیں۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کے ساتھ ہو اور ان کا حافظ و ناصر رہے ۔ آمین

سندھ کے احمدی ماخوذین کیلئے

درخواست دعا

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان واقفین ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں۔ ان کے مقدمہ کی سماعت ۲۸ جون ۱۹۴۸ء کو میرپور خاص میں شروع ہو گی بزرگان سلسلہ سے خصوصاً اور احباب جماعت سے عموماً اُن کی باعزت رہائی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی یہ مصیبت ٹال دے اور باعزت بری فرمائے۔

(خاکسار عبد الرحیم احمد ناصر آباد سٹیٹ سندھ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل سے مخاطب ہوں نہ کہ ایڈیٹر سے

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کافی پرانی مجلس ہے۔ یہ دراصل اس مقصد کے لئے بنائی گئی ہے۔ تا کہ احمدی طلباء کے اندر اس مجلس کے ذریعے اشتراک عمل اور ہم آہنگی پیدا ہو۔ اس قسم کے مجالس اسی لئے بنائی جاتی ہیں۔ تا طلباء کے اندر علمی اور عملی مشاغل کے امتزاج سے صحیح تمدنی اہمیت کا احساس پیدا ہو۔ سے بھی کوئی تعلیمی اصلاح اس وقت تک پوری کامیاب نہیں ہوتی جب تک اس کے ساتھ وسیع تمدنی اصلاح کی کوشش نہ کی جائے۔ چنانچہ یہ مجلس بھی اس لئے معرض وجود میں لائی گئی ہے۔ تا کہ صرف ایک کالج کے احمدی طلباء کے اندر ہی اختلاف اور اخوت کے تعلقات محدود نہ رہیں۔ بلکہ تمام کالجوں کے احمدی طلباء کے درمیان اخوت اور برادری کا رشتہ قائم ہو۔ اور قائم رہے۔ صرف اپنے کالج کے احمدی طلباء کے درمیان تعلقات قائم ہونا کوئی اتنی بڑی خوبی نہیں ہے۔ بس واسطے کہ ایک کالج میں رہتے ہوئے تو خواہ نخواہ بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلقات قائم ہو ہی جاتے ہیں۔ خوبی تو بہت ہی ہے۔ کہ ہم سب ایک دوسرے کو جانیں اور ایک ہمہ گیر عصبیت پیدا کریں۔ اگر ہم احمدی طلباء آپس میں سوشل تعلقات قائم نہیں کریں گے۔ اور اگر ہم آپس میں معاشرت پسندی کو نہیں بڑھائیں گے۔ تو پھر ہم سے یہ امید کیسے کی جا سکتی ہے۔ کہ آئندہ زندگی میں دنیا بھر میں اپنے تعلقات کو بذریعہ تبلیغ وسیع اور پھر وسیع سے وسیع تر کر سکیں گے۔ اب ہمیں ایسی باتیں سیکھنا چاہیئے۔ تبلیغ محض کسی راہ جاتے کو ٹریکٹ دے دینا۔ یا کسی سر پھرے کو جواب دے دینا تو نہیں ہے۔ بلکہ تبلیغ کا کام ہم سے چاہتا ہے۔ تالیف قلوب کرنا اچھے سوشل تعلقات ذاتی کیریکٹر اور پھر ان سے بڑھ کر علم اور علم یہ سب چیزیں انسان محض کتب بینی سے نہیں حاصل کر سکتا۔ بلکہ طبیعت کی مستقل اور ہمہ گیر تشکیل سے حاصل ہوتی ہیں۔ اور اس قسم کی تشکیل بھی ہو سکتی ہے جب انسان معاشرے کے ساتھ صرف میل جول ہی نہ رکھے۔ بلکہ اپنی فوری ضروریات کے علاوہ تمام عمرانی اور مجلسی مسائل کی طرف توجہ خاص بھی دے۔ اس لئے وہ طلباء جو محض کتابوں اور درسی مشقوں کو ہی مقصود بالذات بنائے بیٹھے ہیں وہ سر بسر غلط ہیں۔ اس سے یہ مطلب نہ لیا جائے۔ کہ ان کے قریبی ماحول اور ان کے اہم اور غور طلب مسائل سے اس مجلس کے ذریعہ بیگانہ کر دینا مقصود ہے۔ یہ نہیں اور بالکل نہیں۔ یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ اس ایسوسی ایشن کے مشاغل میں کبھی کبھی حصہ لینا تو ضیع اوقات نہیں بلکہ مفید ہے۔ سوسائٹی کے لئے مفید وجود بننے کیلئے سوسائٹی کے ساتھ میل جول رکھنا از حد ضروری ہے اور یہ حصہ تعلیم ہے

(مرزا منظور احمد متعلم۔ ایس سی پریزیڈنٹ ایسوسی ایشن)

ذکرِ خیر

میرے والد میاں غریب الدین صاحب مورخہ ۱۷/۵/۴۸ بروز منگل بوقت صبح ۳ بجے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم قادیان کے ایک قریبی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ آپ کی تعلیم معمولی تھی۔ اور شروع میں احمدیت کے مخالف رہے۔ مگر آخر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ۱۹۱۹ء کے قریب احمدی ہو گئے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ سے ایک گونہ عشق تھا۔ آپ نے اپنی عمر کا کافی حصہ لائل پور میں گذارا اور بوجہ خوش الحان ہونے کے آپ کو جماعت لائلپور کے تقریبات پر جلسہ میں نظم پڑھنے کے لئے مدعو کیا جاتا۔ مرحوم صبر و رضا اور تشکر کا ایک نمونہ تھے۔ اکثر زندگی مصائب و مشکلات میں گذری۔ جوان اولاد آنکھوں کے سامنے ... فوت ہوئی۔ مالی نقصان ہوا۔ مگر کبھی بھی ... حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر شاکر رہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ آپ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ کو امانتاً حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے قریب، میں لاہور کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ جب اللہ تعالیٰ موقعہ دے گا۔ انہیں قادیان کی پیاری بستی میں لے جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

(حسن محمد کلرک محکمہ انہار چیف انجینیر۔ لاہور)

درخواست دعا

عرض آنکہ میرے بھائی محمد سلیمان کو آٹھ یوم سے متواتر شدید بخار ٹائیفائیڈ کی علامات معلوم ہوتی ہیں تمام جماعت سے استدعا ہے۔ کہ وہ میرے عزیز کے لئے درد کے ساتھ دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ جلدی شفا کاملہ عطا فرماوے آمین

(حکیم عبد الرحمٰن شمس نمبر خریداری ۲۰۶۹۹ شورکوٹ شہر۔ ضلع جھنگ

کمیونسٹ انقلاب
اور
اس کا غیر فطری طریقِ کار

اسلام دینِ فطرت ہے وُہ اپنے مخصوص عقائد اور نظریات کی تعلیم و ترویج میں جبر و تشدد کا حامی نہیں۔ وُہ عقلوں کو صیقل کرنے آیا ہے لوگوں پر اپنی تعالیم ٹھونس کر انہیں ذہنی غلامی میں گرفتار نہیں کرنا چاہتا۔ یہی وجہ ہے کہ وُہ اچھی چیزوں کو اختیار کرنے اور بُری باتوں سے محترز رہنے کی تعلیم پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ اوامر و نواہی کو معہ ان کی تفصیلات کے اس اسلوب اور طریق سے بیان کرتا ہے کہ اس کے پیرو کار میں ذہنی تغیر اور انقلاب رونما ہو کر انہیں مداومتِ عمل کی دولت سے مالا مال کر دیتا ہے چنانچہ ان اوامر و نواہی پر عمل کا محرک کوئی خارجی دباؤ نہیں رہتا بلکہ اطمینانِ قلب اور تسکینِ روح کا تقاضہ ہی انسان کو جوشِ عمل سے بھر دیتا ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ ذہنیت میں تبدیلی کے بغیر کسی تعلیم یا قانون پر عمل پیرا ہونے میں انسان دوام اختیار نہیں کر سکتا۔ ہاں جبر و تشدد کے خوف سے کچھ عرصہ کیلئے مجبوراً اس کو اختیار کر سکتا ہے اب ظاہر ہے کہ وُہ تعلیم جو اپنی ترویج میں جبر کی محتاج ہو عالمگیر نہیں ہو سکتی اور نہ ہی مستقل و دیرپا ثابت ہو سکتی ہے۔ اسی لئے اِسلام فرماتا ہے:-

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

یعنی دین کے معاملے میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں اِسلئے کہ ہدایت اور گمراہی ایک دوسرے سے بالکل الگ الگ ہو چکی ہیں۔

چنانچہ حرمتِ شراب غلامی کا استیصال اور دیگر اسلامی احکام میں یہی حکمت کارفرما ہے ہم دیکھتے ہیں کہ شراب بتدریج حرام کی گئی پہلے رفتہ رفتہ اسکی بُرائیاں ظاہر کر کے طبیعتوں اور ذہنوں کو ایک بڑے تغیر اور انقلاب کے لئے تیار کیا گیا اور جب جبر و اکراہ کا شائبہ تک باقی نہ رہا اور لوگ بطیبِ خاطر اُس کو ترک کرنے کی صلاحیت کے حامل ہو گئے تو پھر اُس کی ممانعت کا عام حکم نازل کر دیا گیا اور لوگوں نے اس حکم پر عمل کو عین سعادت خیال کرتے ہوئے لبیک کہا یہ اسی ذہنی تغیر کا نتیجہ تھا کہ آج تک مسلمانوں میں اس کی حرمت کا شدید احساس پایا جاتا ہے اور آج تک وُہ بحیثیتِ قوم شراب کی لعنت سے محفوظ ہیں۔ اسی طرح غلامی کے رواج کو یک لخت تہدیدی احکامات کے ماتحت بند نہیں کیا گیا اور اگر ایسا کیا جاتا تو بہت سی کمزور طبائع کیلئے اس پر عمل مشکل ہو جاتا۔ اور وُہ محض بامر مجبوری اسکی تعمیل کرتے اور یہ خرابی آئندہ پھر کسی وقت میں سر اُٹھا لیتی۔ چنانچہ ذہنی تبدیلی پیدا کرنے کے لئے ایسا طریق اختیار کیا گیا جس سے نہ صرف لوگ غلاموں کے ساتھ نیک سلوک کرنے لگے بلکہ آئندہ نئے غلام بننے بھی بند ہو گئے کیونکہ بات بات پر غلاموں کو آزاد کرنے کی ترغیب دلائی گئی اور اسلامی مساوات کی موجودگی میں آقا اور غلام میں تفریق کا کوئی نشان بھی باقی نہ چھوڑا گیا۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ غلامی کے خلاف دِل میں خود نفرت کا جذبہ پیدا ہو گیا اور یہ رواج بغیر کسی جبر و اکراہ کے خود بخود نابود ہو گیا۔

اِسلام کا اقتصادی نظام بھی اسی پُرحکمت اُصول پر مبنی ہے کمیونزم جیسا مادی نظام آج ہر ایک کے لئے جاذبِ نظر اور جاذبِ توجہ بنا ہُوا ہے حالانکہ یہ سراسر جبر و اکراہ پر مبنی ہے اور اِسی لئے قطعاً غیر مستقل اور ناپائیدار ہے اسلام اور کمیونزم میں بُنیادی فرق کے علاوہ طریقِ کار میں بھی زبردست اختلاف ہے بُنیادی اختلافات کا بیان ایک الگ موضوع ہے یہاں دونوں کے تجویز کردہ طریقِ کار پر روشنی ڈالنی مقصود ہے جہاں تک سرمایہ دار اور مزدور کی باہم کشمکش کا سوال ہے اِسلام ایسا ماحول پیدا کر دینا چاہتا ہے کہ جس کے زیر اثر امراء بہ رضا و رغبت اپنی دولت کا ایک حصہ حکومت کے حوالے کر دیں اور ایک خاص نظام کے ماتحت انفاق فی سبیل اللہ میں خاطر خواہ حصّہ لیں تا دولت کی تقسیم اس طریق پر ہو سکے کہ باوجود مدارجِ معیشت میں اختلاف ہونے کے حق معیشت میں کامل مساوات قائم ہو جائے۔ دولت اور دولت پیدا کرنے کے وسائل معدودِ چند کے ہاتھوں میں محدود ہو کر نہ رہ جائیں۔ روزی کمانے کے راستے سب پر کُھلے ہوں اور ہر کوئی اپنی اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق اپنے اپنے شوق اور روحِ مسابقت کے ماتحت دولت پیدا کرے لیکن کمائی ہوئی دولت کا اپنے آپکو واحد مالک و متصرف خیال نہ کرے بلکہ اسلامی احکامات کے مطابق اسے خرچ کرے تا حق بحقدار رسید کا مقولہ صادق آجائے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا ماحول کیونکر پیدا ہو سو یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام کا پیش کردہ ہمہ گیر نظامِ حیات ایسے ماحول کی افزائش کا خود ضامن ہے۔ وُہ نظامِ حیات کیا ہے؟ اعمالِ صالح کی بجا آوری حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی نیز حیاتِ اخروی پر دِل سے یقین و ایمان وغیرہ سب ہی اس میں شامل ہیں۔ اور یہی چیزیں ہیں جو انسان کے گرد ایسا ماحول پیدا کر دیتی ہیں کہ انسان دولت کمانے کے باوجود دولت کو مقصود بالذات تصور نہیں کرتا بلکہ اُسے اسلامی قوانینِ وراثت ممانعت سود، زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات سے متعلق احکامات کے مطابق خرچ کر کے اصل مقصد کے حصول میں کوشاں رہتا ہے اور اِس انفاق کو ہی حصول مقصد کا ایک ذریعہ سمجھتا ہے۔

اس کے بالمقابل کمیونزم جس کی لاٹھی اسکی بھینس کے مطابق حکومتی اقتدار سے ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے امرا کے اموال پر ڈاکہ ڈالتا ہے ان میں قُربانی و ایثار کی اعلیٰ صفات پیدا کئے بغیر ان سے ان کی دولت چھین لیتا ہے۔ دولت پیدا کرنے کے تمام ذرائع پر حکومت کا قبضہ گردان کر عوام میں دولت کی تقسیم اس طریق پر کرتا ہے کہ بظاہر مدارجِ معشیت میں مساوات تو قائم ہو جاتی ہے لیکن وُہ مساوات ہوتی ہے سراسر غیر فطری اور اپنی نوعیت میں سراب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی کیونکہ مدارجِ معیشت کی یہ غیر فطری مساوات اپنی بقا کے لئے جبر کی محتاج ہوتی ہے۔ حکومت اس کو قائم کرنے میں اگر تشدد سے کام نہ لے تو از خود یہ کبھی قائم نہ رہے۔ پس اشتراکی مساوات جبر و تشدد کی رہین منت ہے جذبۂ انتقام کے نتیجے میں عالم وجود میں آئی ہے۔ اسی لئے غیر فطری ہے اور ہمیشہ کیلئے کبھی قائم نہیں رہ سکتی۔ جابرانہ ڈکٹیٹر شپ کے خاتمہ کے ساتھ ہی اس کا کالعدم ہو جانا بھی ایک لازمی امر ہے اس کا ثبوت کہ اشتراکیت کا تمام دار و مدار تشدد پر ہے خود اس کے بانیوں اور سرکردہ لیڈروں کی تصانیف سے ملسکتا ہے وُہ ڈنکے کی چوٹ اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ڈنڈے کے بل بوتہ پر ہی معاشی مساوات قائم ہو سکتی ہے اس کے بغیر یہ ایک امید موہوم ہے اور اس کے لئے جد و جہد سعی لاحاصل۔

چنانچہ لینن اپنی مشہور کتاب State & Revolution میں لکھتا ہے:-

سرمایہ دار نظامِ حکومت کی جگہ اشتراکی حکومت کا برسرِ اقتدار آجانا تشدد آمیز انقلاب کے بغیر ممکن نہیں۔"

پنڈت جواہر لال نہرو اپنی کتاب "میری کہانی" میں فرماتے ہیں:-

"بعض لوگ جو عدم تشدد کا عقیدہ رکھنے کے مدعی ہیں کہتے ہیں کہ شخصی ملکیت کو اسکے مالکوں کی مرضی کیخلاف قومی ملکیت بنانے کی کوشش کرنا جبر ہے اسلئے یہ عدم تشدد کیخلاف ہے یہ امید رکھنا کہ ایک پورے طبقے یا پوری قوم کے عقائد بدلے جا سکینگے یا اپنے حریفوں کو عقلی دلائل سے قائل کرنے یا ان کے جذبۂ انصاف کو ابھارنے سے باہمی مخالفت دُور ہو جائیگی اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے یہ محض ایک فریب خیال ہے کہ مؤثر دباؤ ڈالے بغیر یعنی جبر و تشدد سے کام لئے بغیر کوئی حاکم قوم محکوم ملک سے قبضہ اٹھالیگی یا کوئی طبقہ اپنے اقتدار یا امتیازی حقوق سے دستبردار ہو جائیگا۔

(میری کہانی صفحہ ۴۵۶-۴۵۷)

آگے چل کر پھر لکھتے ہیں:-

"سوسائٹی کی موجودہ کشمکش یعنی قومی جنگ اور پھر طبقات کی جنگ کا فیصلہ جبر کے سوا کسی اور صورت سے ممکن نہیں"۔

(میری کہانی صفحہ ۶۹)

ظاہر ہے جس نظام کی بنیاد ہی جبر و تشدد پر ہو اسکی عمر ناپائیدار کا بھروسہ ہی کیا وُہ آج ختم نہیں ہوا۔ تو کل نابود ہو جائے گا مثل مشہور ہے کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھا کرتی۔ اس کے بالمقابل اِسلام کے اقتصادی نظام کی سب سے بڑی خوبی ہی یہ ہے کہ وُہ اُمراء سے ان کی کمائی ہوئی دولت غرباء کی طرف اِس حال میں مُنتقل کراتا ہے کہ وُہ اِس کو بار نہیں سمجھتے اور بہ رضا و رغبت اپنے اموال کے ایک حصہ کو اِسی غرض کیلئے حکومت کے حوالے کر دیتے ہیں۔

کمیونزم کے حامیوں کا یہ خیال کہ جبر و تشدد سے کام لئے بغیر کوئی طبقہ اپنے اقتدار یا امتیازی حقوق سے دستبردار ہو ہی نہیں سکتا اخلاقِ فاضلہ اور روحانیت کے فقدان پر دلالت کرتا ہے اِسلام نے بغیر کسی جبر و تشدد کے عرب جیسی غیر مہذب قوم میں قربانی و ایثار کی ایسی روح پھونکی کہ آج تک دُنیا کی عقلیں حیران ہیں وُہ جو پہلے ایک دوسرے کا

گلا کاٹ رہے تھے۔ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی بدولت ایسے باہم شیر و شکر ہوئے کہ سگے بھائیوں کو مات کر دکھایا۔ بڑے بڑے متمول صحابہ اسلام کی راہ میں اپنے اموال بے دریغ خرچ کرتے رہے اور لطف یہ کہ کسی جبر کے ماتحت نہیں اپنی خوشی سے اور نہ صرف خوشی سے بلکہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی امنگ میں۔ وہ کماتے ہی انفاق فی سبیل اللہ کی خاطر تھے نہ کہ گھر میں رکھ چھوڑنے کی خاطر۔ اسلامی تاریخ ایسی زرین مثالوں سے بھری پڑی ہے اور آجکل کے یورپین مصنف بھی اس سے حیرت زدہ ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے گو دنیا اس وقت کمیونزم کی دلفریبی سے متاثر ہو کر اس کا انکار کرے کہ اسی نظام میں آج دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل مضمر ہے جو فطرت کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہے جبر و اکراہ سے پاک اور قربانی و ایثار کے بے پناہ جذبہ سے مالا مال ہے اور وہ صرف اور صرف اسلام کا ہی اقتصادی نظام ہے جسکے فطری طریق کار پر اس مضمون میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

(مسعود احمد واقفِ زندگی)

پچیس فیصدی سے زائد چندہ کی تحریک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو تحریک فرمائی تھی کہ:۔

"اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ۔ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فیصدی آمد ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔" اور پھر فرمایا کہ جو پچاس فیصدی نہیں دے سکتا چالیس فیصدی دے۔ جو چالیس فیصدی نہ دے سکے تیس فیصدی دے۔ جو یہ بھی نہیں دے سکتا پچیس فیصدی ہی دے۔

حضور کی اس مبارک تحریک میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے اُن کی فہرست پہلے شائع ہو چکی ہے بقیہ فہرست اب درج ہو رہی ہے:۔

مانکا گوڑا (اوڑلیسہ)

نمبر	نام	شرح
۱	مرزا شیر علی بیگ صاحب	۱۵ فیصدی
۲	عباس علی خانصاحب	۱۰ فیصدی
۳	مصاحب علی خانصاحب	۱۵ فیصدی

سرتو نیا گاؤں

نمبر	نام	شرح
۱	سید مولوی رسول بخش صاحب	"
۲	والدہ عبد الباری صاحب	"

کیرنگ

نمبر	نام	شرح
۱	آفتاب الدین صاحب	"
۲	محمد شریف صاحب	"
۳	ماسٹر طاہر الدین صاحب	۲۰ فیصدی
۴	معین الدین صاحب	۱۵ فیصدی
۵	وارث علی صاحب	"
۶	دائم خاں صاحب	"
۷	عبد الحمید صاحب	"
۸	عجیب لعل خاں صاحب	"
۹	سلطان صاحب ولد پہلوان صاحب	"
۱۰	دنباز خانصاحب	"
۱۱	مکرم علی ولد احمد علی صاحب	"
۱۲	ثناء اللہ صاحب دُخانی	"
۱۳	عبد المنان صاحب ولد یونس صاحب	"
۱۴	شیخ محمد محسن صاحب	"
۱۵	داروخاں صاحب	"
۱۶	محمد نصیر الدین صاحب	۱۵ فیصدی
۱۷	لبیین خانصاحب	"
۱۸	ناظر خانصاحب	"
۱۹	مطیع الرحمان صاحب	"
۲۰	قاسم الدین صاحب	"
۲۱	مولوی حسن خاں صاحب	"
۲۲	اسماعیل خانصاحب	"
۲۳	شیخ حسن صاحب	"
۲۴	شیخ جعفر صاحب	"
۲۵	پہلوان ولد گمان صاحب	"
۲۶	شہاب الدین صاحب	"
۲۷	بشیر حسن خانصاحب	"
۲۸	گلاب الدین صاحب	"
۲۹	محرم خانصاحب	"
۳۰	شیخ مسعود خانصاحب	"
۳۱	مصاحب ولد عمر خانصاحب	"
۳۲	مسعود ولد گلزار صاحب	۱۲ فیصدی
۳۳	غلام احمد صاحب	۱۵ فیصدی
۳۴	شیخ رجال احمد صاحب	"
۳۵	تاج خانصاحب	"
۳۶	راج خانصاحب	"
۳۷	عسکری صاحب	"

بھدرک

نمبر	نام	شرح
۱	ہارون رشید احمد صاحب	۲۵ فیصدی

ہندوستان

نمبر	نام	شرح
۱	عبد الحمید صاحب ہیڈ ماسٹر ٹریننگ ہائی سکول برہم پور اوڑلیسہ	۲۵ فیصدی
۲	سید یعقوب الرحمن صاحب	۳۵ "
۳	سید غلام ابراہیم صاحب	۱۵ "
۴	غلام مصطفیٰ صاحب	" "

کارکنان صدر انجمن احمدیہ

نمبر	نام	شرح
۱	قاضی عبد اللہ صاحب	۲۵ فیصدی
۲	ماسٹر محمد یسین انسپکٹر بیت المال	۵۰ فیصدی
۳	چوہدری محمد طفیل خاں "	"
۴	مولوی ظفر اسلام صاحب	۲۵ فیصدی
۵	ابن جناب عبد المجید صاحب فرنیچر صاحب	"

(باقی آئندہ)

(نظارت بیت المال)

لجنات اماء اللہ کیلئے ایک ضروری اعلان

جملہ لجنات کی عہدہ داروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۱۵ر جون تک اپنے اپنے حلقے کی موصیہ اور غیر موصیہ مستورات کی مکمل فہرست تیار کر کے دفتر "وصایا" لجنہ مرکزیہ میں بھجوائیں نئی وصیت کرنے والی مستورات کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات ضروری ہیں:۔

۱۔ وصیت کرنے سے پہلے رسالہ "الوصیت" ضرور پڑھیں۔ جو نہ پڑھ سکتی ہوں انہیں سنانے کا انتظام کیا جائے۔ (۲) وصیت کرنے والی خاتون کے لئے ان صفات کا حامل ہونا ضروری ہے جو الوصیت میں درج ہیں۔ (۳) وصیت پر تین شخصوں کی گواہی ہو کر موصیہ نے جو کچھ فارم میں درج کرایا ہے وہ صحیح ہے اور کہ ایمانی اور اخلاقی حالت رسالہ الوصیت کے بیان کردہ معیار کے مطابق ہے۔ (۴) وصیت کی اشاعت کے لئے ابتدائی اخراجات ۱/۴ روپے فارم کے ساتھ بھجوائے جائیں ٭ پریذیڈنٹ صاحبات سے گذارش ہے کہ وہ نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے اس کار خیر کو انجام دینے کی کوشش کریں اور ان کے اگلے پندرہ روزہ اجلاس تک کوئی عورت ایسی نہ رہ جائے۔ جس نے وصیت نہ کی ہو۔ خدا تعالیٰ ہمارے کام میں برکت ڈالے اور ہماری ناچیز کوششوں کو قبول فرماوے۔ آمین (امۃ المجید بی۔ اے سیکرٹری وصایا لجنہ مرکزیہ)

زعماء صاحبان انصار اللہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

اکثر زعماء صاحبان انصار اللہ کی طرف سے ماہواری کارگذاری کی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ جس سے مرکز بالکل بے خبر ہے کہ اُن کے ہاں انصار اللہ کا کوئی کام ہو رہا ہے یا نہیں لہذا بذریعہ اعلان ہذا تاکید کی جاتی ہے کہ آپ انصار اللہ کے جملہ شعبہ جات کی ماہواری رپورٹ مطبوعہ فارموں پر باقاعدہ بھجواتے رہیں اگر کسی کے پاس فارم رپورٹ یا قواعد و ضوابط انصار اللہ نہ ہوں۔ تو دفتر مرکزیہ انصار اللہ جودھامل بلڈنگ لاہور سے منگوا لئے جاویں الغرض رپورٹیں باقاعدہ آنی چاہئیں۔

(قائد عمومی مرکزیہ انصار اللہ لاہور۔ جودھامل بلڈنگ)

دعائے مغفرت

میری نسبتی بہن امۃ الحفیظ صاحبہ بنت ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر گوجرانوالہ بعمر ۱۷ سال عرصہ پانچ ماہ بیمار رہنے کے بعد یکم مئی بروز منگوار ۱/۲ ۵ بجے صبح اپنے مالکِ حقیقی کے حضور جا پہنچیں۔ مرحومہ نہایت ہی نیک دل۔ صالحہ۔ دیندار اور ہر ایک سے محبت سے پیش آنے والی بہن تھیں۔ احمدیت سے خاص محبت اور عقیدت رکھتی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کے اجلاسوں میں اور سلسلہ کے دوسرے کاموں میں نہایت ہی اخلاص سے حصہ لیتی تھیں احباب جماعت خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ مرحومہ کے بلندئ درجات کے لئے دعا فرماویں۔ مرحومہ کی اس بے وقت موت سے سارے خاندان کو سخت صدمہ پہنچا ہے اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (خاکسار عبد الحق ناصر درویش حال گوجرانوالہ)

تلاشِ گمشدہ

میرا لڑکا نام اسلم بیگ یا اچھو۔ عمر سات سال۔ گلے میں صرف ململ کی قمیض سر پاؤں سے ننگا رنگ گندمی دبلا۔ پتلا ٹھوڑی پر تازہ نشان ضرب صحت یافتہ زبان توتلی مہاجر بیٹی ضلع لاہور یکم جون گوجرانوالہ سے گم ہے۔ جو شخص پتہ دیگا۔ اُس کو پچیس روپیہ انعام دیا جائے گا۔

(مرزا محمد بیگ مہاجر بیٹی حال گوجرانوالہ مکان سیٹھ گوبند رام بازار لوہے والا)

اعلان متعلق ترجمۃ القرآن انگریزی

مندرجہ ذیل اصحاب نے ترجمۃ القرآن انگریزی کی پوری قیمت دی ہوئی ہے مگر ابھی تک باوجود متعدد اعلانات کے اپنے قرآن مجید نہیں منگوائے۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ تمام صاحبان جن کے نام نیچے لکھے جاتے ہیں اپنے موجودہ پتے پورے لکھ کر فوراً قرآن کریم منگوالیں چونکہ ان تمام صاحبان نے محصول ڈاک اور پیکنگ کی رقم ادا نہیں کی۔ اس لئے ہر ایک کو وی۔ پی محصول ڈاک اور پیکنگ کا ہر شخص کو بھیجا جائے گا۔ براہ کرم اس ضروری اعلان پر فوری توجہ فرمائیں:-

۱ چوہدری عبدالواحد صاحب لائل پور
۲ مرزا احمد بیگ صاحب
۳ بابو اکبر ... صاحب
۴ محمد اسمٰعیل صاحب معتبر سٹی آفس کولمبو
۵ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
۶ سید محمد مقصود علی صاحب مانسہرہ
۷ عبدالکریم صاحب پونچھ
۸ حاجی محمد۔ سروے پٹواری۔ نوشہرہ کینٹ
۹ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب
۱۰ جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب منٹگمری
۱۱ سیٹھ علی جان صاحب کراچی
۱۲ رشید احمد صاحب۔ جبل پور
۱۳ اے۔ محمود۔ بیان گاڈی
۱۴ ملک علی محمد صاحب اوورسیر میانوالی
۱۵ سید علی احمد صاحب سیتن کالم (مدراس)
۱۶ میر محمد صاحب قریشی ساکن دارالبرکات قادیان
۱۷ صغریٰ بیگم سکرٹری مال لجنہ۔ نئی دہلی
۱۸ محمد اسمٰعیل صاحب فیروزپور
۱۹ فیض دین صاحب۔ سنگھ بھوم
۲۰ فیاض الدین صاحب۔ بہار
۲۱ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر
۲۲ دوست احمد خان صاحب۔ برہمن بڑیہ
۲۳ خورشید احمد صاحب ابن محمد بخش صاحب
۲۴ عبدالمجید صاحب ڈیروال
۲۵ ظفر احمد صاحب ذیلدار
۲۶ صاحبزادی منصورہ بیگم صاحبہ
۲۷ مولوی کرم دین صاحب۔ سندھ
۲۸ چوہدری حمید اللہ خان صاحب۔ فیروزپور
۲۹ غلام سرور صاحب چک ۳۵۔ اوکاڑہ
۳۰ کیپٹن اقبال احمد صاحب۔ میر علی کیمپ
۳۱ سعید احمد صاحب سیالکوٹ
۳۲ محمد ضیاء اللہ صاحب۔ امرتسر
۳۳ کرامت اللہ صاحب انبالہ
۳۴ میاں خیایت محمد صاحب
۳۵ ملک فیروز الدین صاحب
۳۶ جمیلہ لبشیری عدن
۳۷ حوالدار الیس۔ ڈی چوہدری۔ رانچی
۳۸ حلیمہ خاتون کیرنگ
۳۹ علی انور صاحب بنگال
۴۰ محمد خان صاحب ڈرافس مین
۴۱ لائبریرین صاحب لائبریری انجمن احمدیہ رنگون
۴۲ عبدالغنی صاحب رنگون
۴۳ کیپٹن عصمت صاحب سکھر
۴۴ عزیزہ بیگم صاحبہ۔ انبالہ شہر
۴۵ محمد عظیم صاحب بنگال
۴۶ مخدوم الطاف احمد صاحب۔ بھیرہ
۴۷ محمد شمس الدین صاحب کلکتہ
۴۸ چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی
۴۹ عبدالکریم صاحب۔ دالھٹور کشمیر
۵۰ میجر خورشید احمد صاحب کلکتہ
۵۱ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ
۵۲ فیض الحق صاحب کلکتہ۔
۵۳ چوہدری انور احمد صاحب کلکتہ
۵۴ چوہدری نصیر احمد صاحب اسلامیہ پارک
۵۵ ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن
۵۶ نواب اکبر یار جنگ صاحب حیدرآباد دکن

(خاکسار مینیجر ترجمۃ القرآن انگریزی ٹمپل روڈ — لاہور)

درخواست دعا

میرے ایک دوست عبدالحمید خان صاحب گذشتہ فسادات میں عرصہ نو ماہ سے گولی لگنے کے زخمی ہیں۔ تاحال انہیں صحت نہیں۔ ان کا اپریشن مورخہ ۱۲ جون کو کھولا جائیگا صحابہ کرام بزرگان اور دیگر احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ برادرم موصوف کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(چوہدری محمد منیر کلرک دفتر الفضل)

خیریت مطلوب ہے!

جمعدار علم الدین صاحب احمدی I.A.M.C جو عراق سے ۱۹۴۶ء کے آخر میں واپس آئے تھے۔ اور ان کے گھر کا پتہ مندرجہ ذیل ہے۔ کی خیریت اور موجودہ پتہ مطلوب ہے۔

موضع تلونڈی ارائیاں۔ ڈاکخانہ شام چوراسی ضلع ہوشیارپور

(خاکسار ڈریسر نذیر احمد موبائیل ویٹرنری ہسپتال معرفت ملٹری ویٹرنری ہسپتال۔ راولپنڈی)

آزاد کشمیر پبلسٹی بیورو کے لئے کتب کی ضرورت

آزاد کشمیر پبلسٹی بیورو آج کل نہایت اہم دستاویزات و لٹریچر کے مطالعہ میں مصروف ہے۔ اور اس کی بنا پر نہایت قیمتی مصالحہ جمع کر رہا ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس حسب ذیل کتب ہوں تو وہ بطور ہدیہ یا عاریۃً عنایت فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں۔ بہتر ہو کہ یہ کتب بصیغہ رجسٹری ارسال کی جائیں تاکہ ضائع نہ ہوں۔

(۱) مسلمانان کشمیر اور ڈوگرہ راج۔ مصنفہ مہاشہ فضل حسین صاحب
(۲) مسئلہ کشمیر اور ہندو مہاسبھائی " " " "
(۳) ہندو راج کے منصوبے " " " "
(۴) راج ترنگنی مصنفہ کلہن۔ ترجمہ ٹھاکر اچھر چند صاحب (ہر سہ حصہ)

(خاکسار عبدالواحد ڈپٹی ڈائرکٹر پبلسٹی آزاد کشمیر گورنمنٹ آزاد سٹیٹ برانچ آفس باغ راسید مٹھا لاہور)

پتہ مطلوب ہے

نظارت ہذا کو مندرجہ ذیل احباب کے پتہ جات مطلوب ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان میں سے کسی کا پتہ علم ہو یا اگر خود یہ احباب اس اعلان کو پڑھیں تو براہ مہربانی اپنے پتہ سے نظارت ہذا کو بہت جلد اطلاع دیں۔

۱۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب ولد علی شیر صاحب ساکن ذیرہ ضلع فیروزپور
۲۔ مولوی محمد سرور صاحب ساکن بیری ضلع گورداسپور
۳۔ عبدالکریم صاحب ولد عبدالجلیل خان صاحب بھاگلپوری

(نظارت بیت المال)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا لڑکا مبارک احمد خان ۸ جون ۱۹۴۸ء سے ایف اے سیکنڈ ایئر کا امتحان تعلیم الاسلام کالج لاہور میں دے رہا ہے۔ احباب درد دل سے درگاہ ایزدی میں دعا فرمائیں۔ کہ عزیز کو خداوند کریم اعلیٰ نمبروں سے امتحان میں کامیاب فرمائے (سردار احمد سب پوسٹماسٹر خانپور ہزارہ)

(۲) ہمارے ایک نوجوان دوست عبداللہ اسعد صاحب کبابیر (فلسطین) ہائی لنڈن کے جنرل سکولز کا امتحان دے رہے ہیں۔ وہ اپنے احمدی بھائیوں سے اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (وکیل التبشیر)

(۳) میرا لڑکا عزیزم نور علی ایک لمبے عرصے سے بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(حکیم یوسف علی مفرح حیات دواخانہ فلیمنگ روڈ)

تصحیح

مورخہ ۸ جون ۱۹۴۸ء کے الفضل میں صفحہ ۷ پر زیر عنوان "تلاش گمشدہ" میں سلطان احمد کے نام کے ساتھ "مددگار کارکن دعوت و تبلیغ" کے الفاظ غلطی سے لکھ دیئے گئے تھے۔ کیونکہ مدت ہوئی۔ اسے اس دفتر سے فارغ کر دیا گیا تھا۔ اور دفتر مذکور سے اس کا کسی قسم کا تعلق نہ تھا۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

(۴) میری بیوی عرصہ دراز سے بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمادیں۔

(منشی محمد صدیق کاتب دفتر روزنامہ الفضل لاہور)

خان عبدالغفار خان اور ان کی پارٹی کا پاکستان سے عہدِ وفاداری نذاق سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا

وہ پشاور اور مردان کا دورہ کسی بیرونی حکومت کے خفیہ پروگرام کے ماتحت کر رہے ہیں

سرحد کے وزیرِاعظم خان عبدالقیوم خان کا بیان

پشاور ۱۰ جون (اپنے نامہ نگار سے)

آج یہاں ایک صحافتی کانفرنس میں صوبے کی سیاسی صورت حالات اور خان عبدالغفار خان کی پارٹی کی سرگرمیوں کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے سرحد کے وزیرِاعظم خان عبدالقیوم خان نے کہا۔ عبدالغفار خان اور ان کی پارٹی کا پاکستان سے عہدِ وفاداری ایک نذاق سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ ان کی پارٹی نے جو طریق کار اختیار کر رکھا ہے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ وہ پاکستان کے دشمن ہیں۔ اور ہماری معمولی معمولی کمزوریوں اور مصائب کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستان کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ جب حکومت کی نظر میں اس پارٹی کی سرگرمیاں اس حد تک مشکوک ہیں۔ تو حکومت خان عبدالغفار خان کو گرفتار کیوں نہیں کر لیتی۔ خان عبدالقیوم خان نے کہا حکومت کلیتہً ان کی حرکات سے باخبر ہے۔ وہ اس معاملے میں عوام کے جذبات سے ناآگاہ نہیں۔ لیکن جب وہ ان حرکات کو امن پسند شہریوں کے مفاد کے منافی جاتا دیکھے گی تو انہیں گرفتار کرنے میں بھی کوئی پس و پیش نہ کرے گی

خان عبدالغفار کی گزشتہ تقریر کے چند اقتباسات پڑھتے ہوئے خان عبدالقیوم خان نے کہا۔ یہ حالات کو صاف طور پر غلط رنگ میں پیش کرنا ہے۔ پاکستان کا کوئی بھی وفادار شہری اس قسم کے جذبات کا اظہار نہیں کر سکتا آپ نے کہا خان عبدالغفار خان جو اس وقت پشاور اور مردان کے اضلاع کا دورہ کر رہے ہیں۔ وہ کسی خفیہ پروگرام کے ماتحت ہیں۔ اور سیاسی لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے۔ اور میرے خیال میں وہ کسی بیرونی حکومت کے پروگرام کے ماتحت ہی ان اضلاع کے دورے کے لئے گئے ہیں

پٹھانستان کے مطالبے کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے وزیرِاعظم سرحد نے کہا۔ اسلام اخوت برادرانہ تعلقات آزادی اور مساوات کا علمبردار ہے۔ اور خان عبدالغفار خان اسلام کے اصولوں کے بالکل برعکس ذات پات کا ڈھونگ کھڑا کر کے پٹھان اور غیر پٹھان کی تفریقیں اٹھا رہے ہیں۔ اور اس طرح مسلمانوں میں باہم افتراق پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

ہندوستانی کپتان گرفتار۔ آزاد فوجوں سے لڑنے سے انکار

لاہور ۹ جون۔ ہندوستانی فوجوں کے کپتان گوربخش سنگھ کو حکومت ہند نے گرفتار کر لیا ہے۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے آزاد کشمیر کی فوجوں کے ساتھ اس بنا پر لڑنے سے انکار کر دیا ہے کہ ان کو شکایت ہے کہ شیخ عبداللہ ہندوستانی فوجوں کو مروانے پر تلا ہوا ہے۔

صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ کا اعلان

تراڑکھل ۹ جون۔ سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ نے فرمایا ہے۔

جب تک تمام ہندوستانی فوج کو کشمیر سے خارج نہ کر دیا جائے گا۔ آزاد کشمیر کی فوج لڑائی جاری رکھے گی ہم سلامتی کونسل کے فیصلے کے باوجود لڑائی جاری رکھیں گے۔ سلامتی کونسل نے انصاف اور انسانیت کے تمام اصولوں بالائے طاق رکھ دیا ہے۔

افواہیں پھیلانیوالوں کو

خان ممدوٹ کا زبردست انتباہ

لاہور ۱۰ جون آج خان ممدوٹ وزیرِاعظم مغربی پنجاب نے ایک صحافتی بیان میں فرمایا:۔

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد رنج والم ہوا کہ پاکستان کی اچھوت اقوام ان بے بنیاد افواہوں سے خوفزدہ ہیں۔ کہ ۱۵ جون کو مغربی پنجاب میں فرقہ وارانہ فسادات ہوں گے جن اچھوتوں نے پاکستان میں رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے وہ ہمارے بھائی ہیں اور ہم ان کی حفاظت کا عہد کر چکے ہیں۔ اسمبلی کے اجلاس میں اچھوتوں کو تحفظ کا یقین دلایا تھا۔ ان کے جان و مال کی حفاظت اسلامیان پاکستان کا مقدس فرض ہے ہمیں اس امر کا بدرجہ اتم احساس ہے۔ کہ اچھوتوں نے ہمارے ساتھ رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اب انہیں خوف زدہ ہونے کی مطلق ضرورت نہیں بعض دشمنانِ قوم غلط افواہیں پھیلا کر عوام میں بے چینی اور اضطراب پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں میں اس موقع پر ان لوگوں کو متنبہ کر دینا چاہتا ہوں کہ اپنی امن سوز سرگرمیوں سے باز آجائیں ورنہ حکومت ان کے خلاف سخت کارروائی کرنے پر مجبور ہو گی۔ اس سلسلہ میں پولیس افسران کو مناسب ہدایات دیدی گئی ہیں۔

مشرقی پنجاب سے پاکستان واپس آنیوالے اچھوت

لاہور ۱۰ جون۔ کل لاہور میں اچھوتوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مغربی پنجاب کی اچھوت فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر جھنگا لال نے ان اچھوتوں کا خیر مقدم کیا جو پاکستان میں مستقل رہائش کی غرض سے مشرقی پنجاب سے واپس لوٹے ہیں۔

مسٹر جھنگا لال نے کہا کہ حکومت پاکستان اچھوتوں کے جان و مال اور آبرو کی حفاظت کا یقین دلا چکی ہے آپ نے اچھوتوں کو تنبیہ کی ہے کہ وہ ان پانچویں کالم اور افواہیں پھیلانے والوں سے ہوشیار رہیں جو یہ بتا کر کہ ۱۵ جون اور اس سے بعد خطرناک فسادات کا امکان ہے جاہل اچھوتوں میں خوف و ہراس پھیلا رہے ہیں۔ آپ نے حاضرین سے خاموش رہنے اور خوف سے دور رہنے کی تلقین کی

اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کا کام

لاہور ۱۰ جون آج لاہور میں راجہ غضنفر علی خان وزیر مہاجرین پاکستان نے ایک بیان دیا ہے۔ جس میں اغواء شدہ عورتوں اور بچوں کی برآمد اور قیدیوں کے مبادلہ کے سلسلہ میں ماسٹر تارا سنگھ کے الزامات کا جواب دیا ہے۔ راجہ صاحب نے فرمایا پاکستان کے خلاف ماسٹر تارا سنگھ کے الزامات قطعاً غلط اور بے بنیاد ہیں پاکستان میں غیر مسلم عورتوں کی بازیابی کے سلسلہ میں ہندوستانی کارکنوں کو ہر قسم کی سہولتیں حاصل ہیں لیکن اس کے برعکس مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے دیگر علاقوں میں پاکستانی کارکنوں کی برابر توہین کی جاتی ہے اغوا شدہ مسلم عورتوں اور بچوں کی برآمد کا کام کرنے والے کارکنوں کو ہر طرح پریشان کیا جاتا ہے اور ان کے راستے میں مشکلات پیدا کی جاتی ہیں انبالہ میں کیمپ کی انچارج مسلم خاتون کو ایک من گھڑت الزام کی بنا پر گرفتار کیا گیا ہے اور اسے حوالات میں رکھا گیا ہے روپڑ کے قریب مسلم کارکنوں پر حملہ ہوا۔ اور وہ زخمی ہو کر ہسپتال میں پڑے ہیں مشرقی پنجاب نے حملہ آور مجرموں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی۔ پاکستان نے اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کے کام میں جو تعاون کیا ہے اس پر بھی پاکستان کو فخر ہے مشرقی پنجاب گورنمنٹ نے مبادلہ اسیران کے معاہدہ پر عمل نہ کیا اس معاہدہ کی رو سے قرار پایا تھا کہ صوبہ دہلی کے قیدی پاکستان بھیجے جائیں گے انڈیا گورنمنٹ نے مسلمان قیدی بھیجنے سے صاف انکار کر دیا

شاہ عبداللہ کا اعلان

عمان ۱۰ جون شاہ عبداللہ والئے شرق اردن نے آج پھر اس بات پر زور دیا ہے کہ فلسطین میں یہودی حکومت کبھی گوارہ نہیں کی جائے گی بلکہ آزاد فلسطین کی عوامی حکومت میں یہودیوں کو ان کے تمام جائز حقوق حاصل ہونگے اور عربوں کے برابر انہیں شہری حقوق حاصل ہونگے۔